بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

03-نواقض الاسلام: دوسرا ناقض: اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطے رکھنا، اُن سے سوال کرنا اور اُن ہی پر بھروسہ کرنا تو ایسا شخص کافر ہے اِجماعاً

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور آج کی نشست میں ہم بات کریں گے جہاں پر رُکے تھے وہیں سے آگے ان شاءاللہ بات کو کرتے ہوئے:

امام صاحب (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "الثَّاني" (دوسرا ناقض نواقض اسلام میں سے) "مَن جَعَل بيْنه وبيْن اللهِ وَسائِطَ يَدعُوهُم ويَسألُهم، ويتوكَّلُ عليهم، كَفَر إجماعاً"۔

شیخ صاحب (رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: "مَن جَعَل بيْنه وبيْن اللهِ وَسائِطَ" (جس نے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایسے واسطے بنا رکھے ہیں) "يَدعُوهُم ويَسألُهم، ويتوكَّلُ عليهم" (جنہیں وہ پکارتا ہے، اُن سے سوال کرتا ہے (یعنی اُن سے شفاعت طلب کرتا ہے) اور اُن ہی پر توکل کرتا ہے اُن ہی پر بھروسہ کرتا ہے) "كَفَر إجماعاً" (ایسا شخص کافر ہے اجماعی طور پر (یعنی اس کے کفر پر اجماع ہے، اس کے کفر کی دلیل اجماع ہے))۔

اگرچہ شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے قرآن مجید کی آیات بھی دلیل کے طور پر بیان فرمائی ہیں شرح میں لیکن یہاں پر شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اجماع کو بطور دلیل پیش کیا ہے یعنی اس مسئلے میں اہل سنت والجماعت کے علماء کا ہر دور میں اجماع رہا ہے کہ ایسا شخص جو ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور ہم بات کر رہے ہیں نواقض اسلام کی یہ وہ چیزیں ہیں یہ وہ اُمور ہیں جو ایک مسلمان کو کلمہ پڑھنے کے بعد دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح ابن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں اس دوسرے ناقض کی وضاحت اور تشریح کرتے ہوئے: "هَذَا نَوعٌ مِنَ النَّاقِضِ الأَوَّلِ" (یہ جو قسم ہے اس کا تعلق پہلے ناقض سے ہے اسی کا حصہ ہے)۔

اور پہلا ناقض کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا یہ پہلا ناقض تھا اور اسی شرک کا بنیادی حصہ ہے جو دوسرا ناقض ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: "هَذَا نَوعٌ مِنَ النَّاقِضِ الأَوَّلِ" (یہ پہلے ناقض کی قسموں میں سے ہے) "وَهُوَ الَّذِي يَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللهِ وَسَائِطَ" (اور یہ ناقض یہ ہے کہ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں واسطے بناتا ہے) "وَلَكِنَّ الشَّيْخَ أَفْرَدَهُ وَجَعَلَهُ نَوعاً مُسْتَقِلًّا" (لیکن شیخ صاحب نے اسے الگ سے بیان کیا ہے نواقض الاسلام میں اور اسے ایک مستقل طریقے پر الگ قسم کر کے بیان فرمایا ہے)۔ وجہ کیا ہے؟ "لِكَثْرَةِ وُقُوعِهِ" (کیونکہ یہ کثرت سے واقع ہوتا ہے امت میں) "لِأَنَّ هَذَا يَقَعُ مِمَّن يَدَّعُونَ الْإِسْلَامَ" (کیونکہ یہ واقع ہوتا ہے اُن لوگوں سے جو اسلام کے دعویدار ہیں) "وَهَذَا كَثِيرٌ عِنْدَ القُبُورِيِّينَ" (اور یہ قبر پرستوں میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے)۔

((یعنی یہ ناقض جو ہے وسیلہ بنانا یا واسطہ بنانا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے یہ جو واسطہ ہے یا یہ جو شرک کی ایک قسم ہے یہ امت میں بہت ہی زیادہ لوگوں میں موجود ہے ("إلا من رحم الله سبحانه وتعالي" اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے))۔

"وَهَذَا كَثِيرٌ عِنْدَ القُبُورِيِّينَ يَتَقَرَّبُونَ إِلَي الْوَلِيِّ لِيَشْفَعَ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ" ((یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟) یہ کسی ولی کے قریب ہوتے ہیں تاکہ یہ ولی جو ہے اللہ تعالیٰ کا جو پیارا جو شخص ہے جس کا وہ قرب حاصل کرتے ہیں اور اسے واسطہ بناتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے تاکہ وہ اُن کی شفاعت کرے اللہ تعالیٰ کے ہاں (توحقیقتاً یہ لوگ پکارتے ہیں اُن اولیاء کو یا اُن سے سوال کرتے ہیں شفاعت کا یا اُن پر بھروسہ اور توکل کرتے ہیں))۔ وجہ کیا ہے؟ شیخ صاحب فرماتے ہیں "يَتَقَرَّبُونَ إِلَي الْوَلِيِّ" یہ سارا کچھ ولی کے لیے کرتے ہیں اُس کے قریب ہوتے ہیں، "لِيَشْفَعَ لَهُمْ عِنْدَ اللهِ" تاکہ یہ ولی جو ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کی شفاعت کرے سفارش کرے اور اُن کی بخشش ہو جائے، مقصد یہ ہے۔ "أَوْ يُوصِلَ حَوَائِجَهُمْ إِلَي اللهِ" (یا جو اُن کی حاجتیں ہیں جو اُن کی پریشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ تک وہ خود نہیں پہنچا سکتے تو ان واسطوں کے ذریعے سے وہ اپنی

حاجتیں ان اولیاء کو پیش کر کے ان اولیاء کو پکار کر اُن سے شفاعت طلب کر کے اور اُن پر بھروسہ اور توکل کر کے یہ اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچانا چاہتے ہیں)۔

"بِزَعمِهِمْ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ اُن کا دعویٰ ہے)"هَذَا اتِّخَاذُ الوَسَائِلِ مِنْ دُونِ اللهِ عَزَّوَجلَّ" (یہ جو طریقہ ہے یہ ایسے وسیلوں کو لینا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی جو شرعاً جائز نہیں ہے جس کا کوئی ہمیں ثبوت نہیں ملتا (یہ ایسے راستے ہیں جو بعض لوگوں نے یا اکثر لوگوں نے اختیار کیے ہیں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے جو کہ غلط راستے ہیں))"هَذَا اتِّخَاذُ الوَسَائِلِ مِنْ دُونِ اللهِ عَزَّوَجلَّ، يَذبَحُ لَهُم وَيَنذُرُ لَهُم، وَيَستَغِيثُ بِهِمْ" (جن کے ذریعے سے وہ ان ہی اولیاء کے لیے قربانیاں کرتے ہیں، منّتیں مانتے ہیں، نذر کرتے ہیں، اور اُن سے استغاثہ کرتے ہیں)۔

"وَيَقُوْلُ" (اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں)"هَذَا لَيْسَ بِشِرْكٍ" (اور اتنا کچھ کرنے والا شخص یعنی غیر اللہ کو پکارتا بھی ہے اُس سے شفاعت بھی طلب کرتا ہے، اُس پر توکل بھی کرتا ہے، اُس کے لیے قربانی بھی دیتا ہے، اُس کے لیے منّت بھی مانتا ہے اور اُس سے استغاثہ بھی کرتا ہے ان سب چیزوں کے باوجود بھی "وَيَقُوْلُ : هَذَا لَيْسَ بِشِرْكٍ" ایسا شخص کہتا ہے یہ شرک ہی نہیں ہے)"هَذَا إِنَّمَا هُوَ تَوَسُّطٌ"((اگر شرک نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ یہ لوگ کہتے ہیں یا ایسا شخص کہتا ہے) کہ یہ شرک نہیں ہے یہ تو صرف اور صرف ایک واسطہ ہے ایک واسطہ بنانا ہے)"طَلَبُ وَاسِطَةٍ وَشَفَاعَةٍ تُوصِلُنِي إِلَى اللهِ" (یہ ایسا واسطہ اور ذریعہ طلب کرنا ہے شفاعت کا یا ایسی شفاعت ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دے گی (یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دے گی))"هَذَا رَجُلٌ صَالِحٌ" (یہ تو ایک نیک اور صالح شخص اور بزرگ ہے (جسے وہ پیر کہتے ہیں یا اللہ تعالیٰ کا ولی کہتے ہیں یا کوئی بھی نام آپ دے دیں اصل بات یہ ہے کہ نیک اور صالح شخص اور بزرگ ہے "هَذَا رَجُلٌ صَالِحٌ"))۔

((اور یاد رکھیں یہ بات اس شخص کے لیے ہو رہی ہے جو دنیا سے یعنی مر چکا ہے اور جا چکا ہے دنیا سے، اور اگر زندہ انسان کے پاس آپ جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں "کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں" جو زندہ ہے جو حاضر ہے اور قادر بھی ہے ان شرطوں کے ساتھ جیسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں تو اس طریقے سے یہ تو شرعاً جائز ہے، آپ کسی بزرگ سے کہتے ہیں کسی بھائی سے کہتے ہیں کسی دوست سے کہتے ہیں "کہ میرے لیے دعا کیجیے" آپ کے سامنے ہے حاضر ہے قادر بھی ہے وہ آپ کو سُن بھی رہا ہے آپ کو دیکھ بھی رہا ہے تو آپ کے لیے دعا کرتا ہے اس کے تو بہت سارے ثبوت ملتے

ہیں شرعاً، تو بات اُس کی نہیں ہو رہی بات اُس کی ہو رہی ہے جو شخص مر چکا ہے اب وہ قبر میں ہے اپنی برزخی زندگی میں ہے اب اُس کے لیے حاجت ہے کہ اُس کے لیے دعا کی جائے یہ نہیں کہ اُس کو پکارا جائے))۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں"هَذَا رَجُلٌ صَالِحٌ" وہ لوگ یہ کہتے ہیں ایسے کام کر کے ایسے بزرگوں کو پکار کر اُن کے لیے قربانی کر کے نذر و نیازیں کر کے استغاثہ کر کے توکل کر کے وہ کہتے ہیں یہ شرک نہیں ہے یہ تو صرف وسیلہ بنانے کا ایک راستہ ہے ہم ان کو اپنا شفیع بناتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیں۔

وجہ کیا ہے؟ یہ شخص"هَذَا رَجُلٌ صَالِحٌ لَهُ مَكَانَةٌ عِنْدَ اللهِ"(یہ ایک نیک اور صالح بزرگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہی بلند مرتبہ ہے بڑی جگہ ہے)"فَأَنَا أَتَقَرَّبُ إِلَيْهِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُقَرِّبَنِي إِلَى اللهِ" (میں اس کا اس لیے قرب حاصل کرتا ہوں (اور قرب حاصل کیسے کرتا ہوں؟) ان عبادات کو صرف کر کے اس بزرگ کے لیے (جو مر چکا ہے، جو خود زندگی میں یہ ساری عبادت کیا کرتا تھا اور اپنے ربّ کو پکارا کرتا تھا اُس نے کبھی غیر اللہ کو نہیں پکارا))۔

یعنی یہ لوگ جب کہتے ہیں **"یارسول اللہ میری مدد فرما، یا علی میری مدد فرما"** مثال کے طور پر مجھے بتائیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کب غیر اللہ کو پکارا؟ زندگی ساری اللہ تعالیٰ کو پکارتے رہے اور اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ اور توکل کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے لیے قربانی کرتے رہے، اللہ تعالیٰ کے لیے نذر و نیاز کرتے رہے، اللہ تعالیٰ ہی سے استغاثہ مانگتے رہے۔ سیدنا علی کو دیکھ لیں، سیدنا حسین (رضی اللہ عنہما) کو دیکھ لیں، امام عبد القادر جیلانی (رحمہ اللہ) کو دیکھ لیں، جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے نیک اولیاء اور بزرگ گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کے انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) ہیں فرشتے ہیں سب اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں۔

تو عجب بات یہ ہے کہ اب ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پا گئے ہیں اور یہ صحابہ کرام اور بزرگ بھی وفات پا چکے ہیں اور یہ شخص اپنی جہالت کی وجہ سے یہ کہتا ہے کہ میں ان لوگوں کی نزدیکی حاصل کرتا ہوں ان بزرگوں کی نزدیکی حاصل کرتا ہوں تاکہ یہ مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں! (سبحان اللہ)۔

"هَذِهِ حُجَّتُهُ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ اُس کی حجت ہے)"وَهِيَ حُجَّةُ الْمُشْرِكِينَ الأَوَّلِينَ"، یہ اُس کی حجت ہے کس چیز کی حجت؟ کہ میں ان کو اس لیے پکارتا ہوں ان اولیاء اور بزرگوں کو اس لیے پکارتا ہوں انبیاء (علیہم الصلاۃ والسلام) کو اس

لیے پکارتا ہوں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں یہ مجھے اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں گے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اُس کی حجت ہے اور یہی حجت تھی یہی بہانہ تھا اور یہی اپنی دلیل اور برہان جو وہ پیش کرتے تھے اپنے اس عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لیے یہ وہی حجت ہے جو مشرکین اوّلین کی حجت تھی۔

مشرکین اوّلین کون تھے ؟ابو جہل،ابو لہب،دور جاہلیت کے مشرکین اُن کو مشرکین اوّلین کہا جاتا ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾(الزمر:3)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ﴾(اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اپنے دوست بنا رکھے ہیں اولیاء بنا رکھے ہیں) ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ﴾(ہم ان کی عبادت نہیں کرتے) ﴿اِلَّا﴾(سوائے اس کے) ﴿لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾(تاکہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں)۔((سبحان اللہ))۔

ابو جہل جب لات اور عزیٰ کو پکارتا تھا جب ہبل کو پکارتا تھا تو وہ اپنی حجت بیان کر رہا ہے اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی زبانی سورۃ الزمر میں فرماتے ہیں ﴿مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى﴾۔

"لات اور عزیٰ"،لات کے بارے میں پہلے کہہ چکا ہوں نیک اور صالح بزرگ ،سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نیک اور صالح بزرگ تھا۔"وَد،سُواع،یَغُوث،یَعُوق،نَسر " قوم نوح (علیہ الصلاۃ والسلام) کے زمانے کے نیک اور صالح بزرگ تھے۔

اُن لوگوں کے پاس یہی حجت تھی کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے ہیں یہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کر دیں گے تو وہ مشرک ٹھہرے اور آجکل ایسے مسلمان ایسے لوگ موجود ہیں جو کلمہ پڑھنے کے بعد بھی وہی کام کرتے ہیں وہی عقیدہ رکھتے ہیں جو مشرکین اوّلین کیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ پھر بھی ہم مسلمان ہیں !

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں ''يَقُولُونَ: مَا جَعَلْنَاهُمْ شُرَكَاءَ لِلّٰهِ''(مشرکین اوّلین نے یہ کہا ہے کہ ہم نے ان کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنایا)''وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُمْ وَسَائِطَ'' (بلکہ ہم نے تو ان کے واسطے اور وسیلے بنائے ہیں)''يُقَرِّبُونَنَا''(جو ہمیں قریب کردیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے)''وَاللّٰهُ سَمَّاهَا شِرْكًا'' (اور اللہ تعالیٰ نے اسی عمل کو شرک قرار دیا ہے)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں شرک ہے اور یہ لوگ کہتے ہیں نہیں شرک نہیں ہے یہ، یہ تو ایک واسطہ ہے ایک وسیلہ ہے ایک ذریعہ ہے!(سبحان اللہ)۔اللہ تعالیٰ نے اُن کی تکذیب کی ہے تو آج یہ لوگ کیسے سچے ہو سکتے ہیں؟! یہ اپنے دعوے میں کیسے سچے ہو سکتے ہیں؟!یعنی دونوں صورتوں میں کیا فرق ہے (اللہ کے لیے)؟!

کوئی بھی عقلمند سمجھدار انسان اِن دونوں صورتوں میں فرق بیان کر ہی نہیں سکتا، فرق صرف وہ کرتا ہے جو یا جہالت میں ڈوبا ہوا ہے یا جو ہٹ دھرمی کا شکار ہو، ورنہ اگر باطن دیکھا جائے تو حق بالکل واضح ہے جو جُرم ابو جہل ابو لہب نے کیا وہی جُرم آج کے بعض مسلمان کر رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں "کہ ہم تو کلمہ پڑھتے ہیں اُس نے کلمہ نہیں پڑھا!"(سبحان اللہ)۔لیکن آپ یہ دیکھیں کہ کلمہ پڑھتے ہوئے کیا کلمے کا حق ادا کیا ہے؟!

انہوں نے کلمہ کیوں نہیں پڑھا؟کیونکہ اُن کو پتہ تھا کہ اگر ہم کلمہ پڑھ لیں گے تو ان باطل معبودوں کو ہمیں چھوڑنا پڑے گا ہم چھوڑ نہیں سکتے:

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ﴾(ص:5)

(کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے ہیں کہ ایک اللہ کی عبادت کرو باقی سب کو چھوڑ دو یہ بڑی عجیب بات ہے یہ ہم سے نہیں ہوتا!)

انہوں نے تو انکار اسی لیے کیا ہے تو آج کے بعض جاہل مسلمانوں نے کلمہ پڑھنے کے بعد صحیح مفہوم کو سمجھا ہی نہیں ہے کہ صحیح مفہوم کو کیسے سمجھنا ہے؟!کلمے کو بغیر سمجھے ہوئے اور جس نے کلمہ توحید کو سمجھا نہیں ہے اس کی زندگی نہیں ہے اور نہ ہی اس کی صحیح طریقے کی کوئی موت ہے!زندگی ساری گزاری ہے ستّر اسّی سال کی زندگی گزار چکا ہے دنیا کی ہر خبر اُس کے پاس ہے دنیا کا ہر علم اس کے پاس ہے اگر نہیں ہے تو "لاإلہ إلا اللہ" کا علم نہیں ہے!(سبحان اللہ)۔

واللہ عجب ہے مسلمانوں پر!

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں، یہ لوگ اپنے دعوے میں کہتے ہیں کہ ہم تو اِن کو وسیلہ بناتے ہیں اُن کو اپنا شفیع بناتے ہیں تاکہ ہماری شفاعت کریں، واسطہ بناتے ہیں" وَاللهُ سماه شِركًا" (اور اللہ تعالیٰ نے اسے شرک فرمایا ہے شرک کا نام دیا ہے)،

سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ﴾ (اور یہ لوگ عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا)۔ کس کی سنیں ذرا، ﴿مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ (جو نہ اِن کو کوئی نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں)۔

یعنی اگر کوئی اِن کو نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کے نقصان کو دور نہیں کر سکتا، اگر وہ خود کسی کو نقصان پہنچانا چاہیں کسی کو سزا دینا چاہیں غلطی کی تو سزا بھی نہیں دے سکتے اور نہ ہی اُن کو کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں عجیب سے معبود ہیں یہ! انسان اپنے ربّ کی عبادت کیوں کرتا ہے؟ کہ اس کو یقیناً یہ پتہ ہوتا ہے کہ اگر وہ کسی مصیبت میں ہے تو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے اس کو نجات عطا فرمائے گا اور اگر وہ کوئی غلطی کرتا ہے تو اسے یہ بھی یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے پکڑے گا سزا بھی دیتا ہے (سزا بھی دے سکتا ہے)۔

لیکن جِن کو یہ لوگ پکارتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ﴾ یہ معاملہ ہے اُن کا، ﴿وَيَقُولُونَ﴾ (اور یہ بھی کہتے ہیں (عبادت بھی کرتے ہیں اِن کی اور یہ بھی کہتے ہیں))۔ اب عذر دیکھیں ذرا حجت دیکھیں، ﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَاللهِ﴾ (یہ تو ہمارے شفیع ہیں شفاعت کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں) ﴿قُلْ﴾ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ان کو کہہ دیں) ﴿اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ﴾ (کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ کو یہ خبر دیتے ہو (اللہ تعالیٰ کو یہ چیز بیان کرتے ہو) جو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں؟! (یعنی کوئی نئی بات تم لے کر آئے ہو جس کی اللہ تعالیٰ کو خبر نہیں ہے کیسی باتیں تم کرتے ہو؟!))

﴿سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰی﴾ (پاک ہے اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے اللہ تعالیٰ) ﴿عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ﴾ (اُس شرک سے جو یہ کیا کرتے ہیں (یا یہ جو کر رہے ہیں)) سبحان اللہ (یونس:18)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "فَسَمَّاهُ شِرْكًا" (اللہ تعالیٰ نے اس شفاعت کو جس کو یہ شفاعت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ شرک ہے شفاعت نہیں ہے (سبحان اللہ)) "مَعَ أَنَّهُم يُسَمُّونَهُ تَشَفُّعًا" (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ شرک ہے اور یہ لوگ اسے شفاعت کا نام دیتے ہیں) "وَهَذَا هُوَ الوَاقِعُ" (اور یہ واقع ہے) "أَنَّ كَثِيرًا مِمَّنْ يَدَّعُونَ الإِسْلَامَ" (کہ اکثر جو اسلام کے دعویدار ہیں) "وَمَا يَفْعَلُونَهُ مَعَ القُبُورِ الآنَ" (جو قبروں کے ساتھ یہی مسلمان کیا کرتے ہیں) "يَتَّخِذُونَهَا وَسَائِطَ بَيْنَهُم وَبَيْنَ اللهِ" (اُن کو واسطہ بناتے ہیں اپنے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں) "فَهَذِهِ الْمَسْأَلَةُ خَفِيَتْ عَلَى كَثِيرٍ" (یہ مسئلہ جو ہے مخفی ہو گیا ہے بہت سارے لوگوں پر) "حَتَّى مِنْ طَلَبَةِ الْعِلْمِ" (یہاں تک کہ بعض طالب علم پر بھی یہ مسئلہ جو ہے چھپا رہا اور مخفی رہا) "وَهُنَاكَ عُلَمَاءُ يُدَافِعُونَ عَنْ هَؤُلَاءِ" (بعض ایسے علماء بھی موجود ہیں جو ان کا دفاع کرتے ہیں)۔

عجب بات ہے واللہ! بعض طلاب علم بعض علماء اپنے عقیدے اور خاص طور پر ایمانیات کے مسائل اور خاص طور پر توحید کے مسائل میں کم علمی کی وجہ سے یا صحیح بنیاد نہ ہونے کی وجہ سے اِن کا دفاع بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں "بس وہ بے چارے ہیں جاہل ہیں مسلمان ہیں کس نے کہا ہے یہ شرک ہے؟!"۔ یعنی عجب بات دیکھیں آپ کہ دیوبندی جو ہیں وہ بریلویوں کی مخالفت تو کرتے ہیں (سخت مخالفت کرتے ہیں) لیکن عجب بات یہ ہے کہ اُن میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جو اس کو شرک بھی نہیں کہتے!

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ ایسا مسئلہ ہے امت میں کہ جاہل لوگ تو کر رہے ہیں امت میں جو کر رہے ہیں بعض طلاب علم اور بعض علماء پر ایسا مسئلہ مخفی رہا ہے بلکہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ان کا دفاع بھی کرتے ہیں!

اور خود اِن ہی لوگوں میں سے جو قبر پرست ہیں اِن کے اندر بھی طلاب علم موجود ہیں اپنے علوم پڑھنے والے اِن کے بھی اپنے علماء موجود ہیں یہ کھلم کھلا دفاع کرتے ہیں اور کہتے ہیں "یہ تو شرک ہی نہیں ہے"۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وَيَقُولُونَ : هَذَا لَيْسَ بِشِرْكٍ" (اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ شرک ہی نہیں ہے)۔ تو شرک پھر کیا ہے؟ "الشِّرْكُ عِبَادَةُ الأَصْنَامِ" (ارے شرک تو بُت پرستی ہوتا ہے (یہ کس نے کہا ہے کہ اگر ولی کو پکارا جائے یا ولی کو وسیلہ

بنایا جائے یہ شرک ہے ؟! اصل مطلب شرک کا یہ ہے کہ "عِبَادَةُ الأَصْنَامِ" بُت پرستی ہے))"وَهَؤلاءِ مَا يَعبُدُونَ أَصْنَامًا"(یہ لوگ توبُت پرستی نہیں کرتے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"يَا سُبْحَانَ اللهِ !!، عِبَادَةُ الأَصْنَامِ نَوعٌ مِنْ أَنْوَاعِ الشِّركِ" (بُت پرستی شرک کی بہت ساری قسموں میں سے ایک قسم ہے)۔

اب سنیں شرک ہوتا کیا ہے نوٹ کر لیں ذرا، شرک کی تعریف شیخ صاحب فرماتے ہیں، شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں:"الشِّركُ هُوَ عِبَادَةُ غَيرِ اللهِ" (شرک کا معنی ہے "عِبَادَةُ غَيرِ اللهِ" اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے)۔((یہ شرک کی تعریف ہے شرک کی تعریف بُت پرستی نہیں ہے))۔

شرک کی تعریف اللہ تعالیٰ کے سواء عبادت کرنا ہے، عبادت اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور ایسا حق ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جِن واِنس کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابیں نازل فرمائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کو مشروع کیا ہے توحید عبادت کے لیے، اور جو اللہ تعالیٰ کے اس حق میں غلطی کرتا ہے تو اُس نے شرک فی العبادۃ کیا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں (شرک کی تعریف نوٹ کر لیں شرک کی تعریف ہے):

"هُوَ عِبَادَةُ غَيرِ اللهِ" (اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے عبادت میں)"سَوَاءٌ" (چاہے)"كَانَ صَنَمًا"(یہ غیر اللہ صنم ہو(یعنی کوئی بُت ہو))"أَوْ شَجَرًا" (یا درخت ہو)"أَوْ حَجرًا"(یا پتھر ہو)"أَوْ قَبْرًا" (یا قبر ہو) "أَوْ وَلِيًّا" (یا ولی ہو)"أَوْ مَلَكًا" (یا فرشتہ ہو)"مِنَ الْمَلَائِكَةِ" (فرشتوں میں سے)"أَوْ وَلِيًّا مِنَ الأَوْلِيَاءِ" (یا اولیاء میں سے کوئی ولی ہو)"أَوْ صَالِحاً مِنَ الصَّالِحِينَ"(یا بزرگوں میں سے کوئی بزرگ ہو)"هَذَا هُوَ الشِّرْكُ"(یہی شرک ہے)"وَلَيسَ الشِّركُ عِبَادَةَ الأَصْنَامِ فَقَط" (شرک صرف بُت پرستی کو نہیں کہا جاتا)۔

اور یہی حقیقت ہے میرے بھائیو! اور واللہ جس نے کلمہ توحید کو سمجھا ہے صحیح معنیٰ، ارکان اور شروط کے ساتھ واللہ زندگی میں کبھی ایسی غلطی کر ہی نہیں سکتا وہ کبھی غیر اللہ کو پکار نہیں سکتا کیونکہ اُس کے دل میں توحید کا نور جگہ کر چکا

ہے، ﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ﴾ (یہ جان لو کہ لاالہ الا اللہ ہے)(محمد: 19)۔ ہم کیا جانتے ہیں لاالہ الا اللہ کے بارے میں؟

اور یہ رسالہ جو ہے نواقض اسلام اور اس جیسے دوسرے رسالے شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے جیسا کہ القواعد الأربع ہے الأصول الثلاثۃ ہے یہی بنیاد ہے۔

القواعد الأربع میں کیا ہے؟ بنیاد ہے لاالہ الا اللہ کی کہ لاالہ الا اللہ جب ہم کہتے ہیں تو اس سے کیا مراد ہے نفی کس معبود کی ہو رہی ہے۔ صرف بُتوں کی نفی ہو رہی ہے؟! کیا صرف بُتوں کی عبادت کی گئی ہے دنیا میں یہ کس نے کہا ہے؟! عبادت تو بُتوں کی بھی کی گئی ہے، عبادت پتھروں کی بھی کی گئی ہے، درختوں کی کی گئی ہے، فرشتوں کی کی گئی ہے، جِنوں کی کی گئی ہے، اولیاء کی کی گئی ہے، انبیاء (علیہ الصلاۃ والسلام) کی کی گئی ہے۔

آپ یہ دیکھیں (سبحان اللہ) کہ جب کوئی ایسا جُرم کرتا ہے کسی نبی یا کسی ولی کو پکارتا ہے یا غیر اللہ کو پکارتا ہے چاہے وہ مقرب فرشتہ ہو، چاہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہو اور قریبی نبی ہو تو پتہ ہے کتنا جُرم ہے؟! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُس فرشتے کو اور اُس نبی کو بلائے گا اور سب کے سامنے سوال کرے گا "کیا تم نے کہا ہے کہ میری عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا؟"۔ اب اتنا بڑا جُرم ہے اب اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی سے یہ سوال کرتا ہے میرے بھائی ہماری کیا حیثیت ہے؟!

انبیاء کا درجہ کتنا بلند ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں رسولوں کا درجہ کتنا بلند ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں لیکن شرک جُرم اتنا بڑا ہے کہ اس سوال کے لیے اُس نبی کو لایا جائے گا، اُس فرشتے سے پوچھا جائے گا، اُس ولی سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے کہا ہے؟! کیونکہ سورۃ المائدۃ کی آخری آیات میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی اپنے پیارے رسول کلمۃ اللہ المسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے سوال کرے گا کہ کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو میری اور میری ماں کی عبادت کرو اللہ تعالیٰ کے سوا؟ (سبحان اللہ)۔

کب کہا تھا؟!

انبیاء اور رسول (علیہم الصلاۃ والسلام) اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے لوگ ہیں "المصطفين الأخيار" ہیں وہ کبھی اپنی قوم کو یا کبھی کسی کو شرک کی طرف بلاتے نہیں ہیں بلکہ شرک کو قمع کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں اور

توحید کے قیام کے لیے بھیجے گئے ہیں لیکن جب لوگوں نے اتنا بڑا جرم کیا تا کہ پتہ چلے لوگوں کو کہ اتنا بڑا جرم ہے اور اس کی سخت سے سخت سزا ہے اور ایسا جرم ہے جو اللہ تعالیٰ کبھی معاف بھی نہیں کرتا۔

شرک ایسا جرم ہے ایسا ظلم ہے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾(النساء:48)،اس کے باوجود بھی لوگوں کی آنکھیں بند ہیں شاید وہ خود کھولنا نہیں چاہتے!

اور یہاں پر دیکھیں وسیلہ بنانا کہ ایک اور جو سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے وسیلہ ہو یا واسطہ ہو یاد رکھیں اس میں ہمیشہ تین چیزیں ہوتی ہیں تین ذاتیں ہوتی ہیں اور یہ بات ہر عقلمند اور لغت کو جاننے والا بندہ بھی جانتا ہے،اگر شریعت کے نصوص اُن کو سمجھ نہیں آتے عربی زبان تو جانتے ہیں نا عربی زبان میں بھی جب کوئی شخص کہتا ہے "شفاعت" یا "وسیلہ" کہتا ہے تو پھر تین چیزوں کا ہونا لازمی ہے (شفاعت تین چیزوں پر قائم ہے وسیلہ بھی تین چیزوں پر قائم ہے) اگر ایک نہیں تو شفاعت بھی نہیں اور وسیلہ بھی نہیں ہے، تین ذاتیں ہوتی ہیں:

1-ایک وہ ذات جس سے شفاعت طلب کرنا لازمی ہے۔

2-دوسری وہ ذات جو شفاعت طلب کرنے والی ہے۔

3-تیسری وہ جو دونوں کے بیچ میں ہے۔

((یہ تین چیزیں ہیں))۔

اب یہ لوگ کیا کرتے ہیں جب یہ کہتے ہیں "یا رسول اللہ میری مدد فرما" اب یہاں پر تین ہیں یا دو ذاتیں ہیں؟ سبحان اللہ دیکھیں یہاں پر بھی کتنی بڑی ٹھوکر کھائی ہے اُن لوگوں نے پھر بھی اُن کو عقل نہیں آئی!

جب بھی کوئی شخص کہتا ہے **"یا رسول اللہ میری مدد فرما، یا اے فلاں بزرگ میری مدد فرما"** تو یہاں پر مدد طلب کرنا یا دعا کرنا عبادت ہے اور دعا کرنے والا پکار رہا ہے دعا اُس سے مانگ رہا ہے جسے وہ پکار رہا ہے۔ یہاں پر "یا رسول اللہ مدد" میں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکار رہا ہے تو یہاں پر دو ذاتیں ہیں تیسری کہاں ہے؟اور اگر وسیلہ اور شفاعت اسے کہتے ہیں تو تیسری کہاں ہے؟!

تو بنیادی طور پر یہ وسیلہ ہے ہی نہیں اور یہ واسطہ، ذریعہ ہے ہی نہیں شفاعت ہے ہی نہیں۔

اس لیے مشرکین عرب نے جب ایسا کام کیا ہبل، لات اور عزیٰ کو پکارا تو اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ یہ شرک ہے یہ وسیلہ نہیں ہے، تم شفاعت کہتے ہو یہ ہے ہی شرک (اسے براہ راست پکارا جا رہا ہے یہ شرک ہے) سبحان اللہ۔

اور اگر وسیلہ ڈھونڈنا ہے تو شرعی وسیلے کا طریقہ موجود ہے شفاعت بھی ہے شرعاً، شفاعت کی اپنی شرطیں ہیں اور اگر وسیلے کا حق ادا کرنا ہے کوئی واسطہ ڈھونڈنا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:180) سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے پیارے نام ہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں کو وسیلہ بناؤ، کہو "اے اللہ تعالیٰ تو رحمٰن ہے تو رحیم ہے مجھ پر رحم فرما، اے اللہ تعالیٰ تو کریم ہے مجھ پر کرم فرما (اللہ تعالیٰ کے ناموں کو وسیلہ بناؤ، اللہ تعالیٰ کی صفات کو)"۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معروف دعا ''يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ'' سبحان اللہ، (اے اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے تو قیوم ہے میں تیری رحمت سے استغاثہ کرتا ہوں)۔

رحمت اللہ تعالیٰ کی صفت ہے (سبحان اللہ) تو ہمیں کیا سبق دیا جا رہا ہے؟!

اگر وسیلہ طلب کرنا بھی ہے تو کیا شرعی راستے سارے بند ہو چکے ہیں کوئی ذریعہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا؟! عمل صالح وسیلہ ہے، کسی نیک بزرگ شخص جو زندہ ہے جو قادر جو حاضر ہے اس سے دعا کراؤ یہ وسیلہ ہے۔

صحابہ جاتے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور کہتے ''يَا رَسُولَ اللهِ أُدْعُ اللهَ لِيْ أَنْ يَشْفِيَنِي'' (اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء عطا فرمائے)۔ اللہ تعالیٰ سے براہ راست بھی دعا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے بھی استفادہ حاصل کرتے تھے اور ذریعہ بناتے تھے شفاعت کے لیے اور وسیلے کے لیے۔

اویس قرنی (رحمہ اللہ) کا قصہ معروف ہے صحیح مسلم میں صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: (کہ ایک شخص ہے جو یمن میں رہتا ہے اور یہ یہ وصف ہے اُس کا اگر آئے تو اُس سے دعا کروانا)۔ ایک زندہ شخص آتا ہے اُس سے دعا کراتے ہیں۔

صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی اپنی عظمت ہے اپنا مقام ہے لیکن ایک ایسا بندہ جو اللہ تعالیٰ کا پیارا ہے وہ آتا ہے اور صحابہ کرام (سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ آتا ہے) وہ دعا کراتے ہیں اُس سے، تو ایک زندہ شخص ہے حاضر ہے قادر ہے یہ وسیلہ ہے جو شرعی طریقے ہیں۔

آپ نے فجر کی نماز پڑھی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ "اے اللہ تعالیٰ! یہ نماز جو میں نے پڑھی ہے تو قبول فرما اور مجھے اس نماز کے ذریعے اس نماز کے صدقے میری دعا قبول فرما اور میری یہ حاجت پوری فرما"۔

یہ شرک ہے یعنی یہ کہنا کہ **"یارسول اللہ مدد، یا علی مدد"** کہنا براہ راست کہنا یہ شرک ہے یہ بات واضح ہو گئی ہے۔

دوسری غلطی جو ہوتی ہے جو شرک تو نہیں جو بدعت ہے جو کثرت سے پائی جاتی ہے دیوبندیوں میں خاص طور پر اور بریلویوں میں بھی اور دوسرے جو صوفی ہیں اُن میں بھی اور بعض جاہل لوگ بھی یعنی یہ بات کرتے ہیں کہ "یااللہ! نبی کے صدقے، یا ولی کے صدقے میری دعا قبول فرما"۔ اب نبی کے صدقے یا ولی کے صدقے، یا جبریل کے صدقے یا فرشتے کے صدقے یہ شرک نہیں ہے کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا ہے اللہ تعالیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو دے دیا ہے "یا اللہ" یہ اللہ تعالیٰ کو پکار رہا ہے پھر بدعت کیوں ہے؟ کیونکہ اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

دعا عبادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اور عبادت کے لیے دلیل ہونی چاہیے ثبوت ہونا چاہیے، اب جب نبی کو یہاں پر ذریعہ بنایا جا رہا ہے یا وسیلہ بنایا جا رہا ہے تو اس کا ثبوت ہونا چاہیے کہ نبی کی ذات کو وسیلہ بنایا جا رہا ہے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

نبی کی دعا کو بنا سکتے ہیں، ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ! جو محبت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرتا ہوں اُس محبت کے صدقے"۔ محبت عبادت ہے اور عبادت کو آپ وسیلہ بنا سکتے ہیں لیکن ذات کو آپ وسیلہ نہیں بنا سکتے۔

اور دوسرا ثبوت یہ ہے کہ یہ بدعت ہے کہ صحابہ کرام سے آپ دیکھ لیں، سلف صالحین سے دیکھ لیں کبھی کسی نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو براہ راست نہیں پکارا اور نہ ہی وسیلہ بنایا ہے، نہ یہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ نبی کے صدقے بارش عطا فرما۔

اور صحیح بخاری میں معروف قصہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جو قحط ہوا اُس شدید قحط میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب مدینہ کے شہر میں اور مسجد نبوی میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مدینہ میں موجود ہیں اور صحابہ کرام بھی موجود ہیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ نہیں کہا "یارسول اللہ! بارش عطا فرما"۔ براہ راست نہیں کہہ سکتے تھے کس نے منع کیا تھا؟! کیوں نہیں کہا یااللہ! اپنے نبی کے صدقے بارش عطا فرما؟ بلکہ انہوں نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بلایا ہے سیدنا عباس گھر سے آئے ہیں اور دعا کی ہے۔

یہ وسیلہ شرعی وسیلہ ہے کہ بزرگ کو بلاؤ جو حاضر ہے جو موجود ہے جو قادر ہے جو زندہ ہے وہ دعا کرتا ہے اس کی دعا کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے۔ تو یہ سلف صالحین کا راستہ ہے اور واللہ دلائل بالکل واضح ہیں اور سلف نے ان مسائل کو کھول کھول کر بیان کیا ہے اور علماء نے بھی الحمدللہ ان مسائل کو کھول کھول کر بیان کیا ہے لیکن بعض لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے ان مسائل سے بالکل دور ہیں اور کورے ہیں!

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (03.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی
اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔